۲ سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم/نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالوں (براہِ راست، بالواسطہ، کثیر الجہت) کے جوابات دے سکیں۔
- نظم/نثر کو پڑھ کر مصنفین/شعرا کے طرزِ تحریر کی شناخت کر سکیں۔
- پڑھے گئے متن کے کسی حصے کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہارِ رائے کر سکیں۔
- مختلف مصنفین/شعرا کے ادب پارے پڑھ کر اس زمانے کی تاریخ سے واقف ہوتے ہوئے عصری تناظر میں اس کی اہمیت پر رائے دے سکیں۔
- متن پڑھ کر خیالات، آرا اور رویوں کا آپس میں تعلق سمجھتے ہوئے رائے پیش کر سکیں۔
- مختلف سامعین اور مقاصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کسی بھی موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھ سکیں۔
- درست تلفظ کے فہم کے لیے الفاظ پر اعراب کا استعمال کر سکیں۔

پڑھیں

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

زیر زمیں سے آتا ہے جو گل سو زر بکف
قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا

چاروں طرف سے صورت جاناں ہو جلوہ گر
دل صاف ہو ترا تو ہے آئینہ خانہ کیا

آتی ہے کس طرح سے مری قبض روح کو
دیکھوں تو موت ڈھونڈ رہی ہے بہانہ کیا

طبل و علم ہی پاس ہے اپنے نہ ملک و مال
ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا

یوں مدعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے
آتشؔ غزل یہ تو نے کہی عاشقانہ کیا

(کلیاتِ آتشؔ)

خواجہ حیدر علی آتشؔ (۱۷۶۴ء-۱۸۴۶ء)

اصل نام حیدر علی اور تخلص آتشؔ تھا۔ آپ کے آباواجداد کا تعلق دِلی ہی سے تھا۔ معاشی اور سیاسی حالات کے مخدوش ہونے کے باعث انھوں نے دلی سے فیض آباد کو سفر کیا اور اسی کو اپنا مسکن وٹھکانہ بنایا جہاں شجاع الدولہ کی حکومت کا زمانہ تھا اور امن وامان اور خوش حالی کا دور دورہ تھا۔ نوطرزِ مرصع اور دبستانِ لکھنؤ کے نمائندہ شاعر حیدر علی آتشؔ کی پیدائش یہیں فیض آباد میں ہوئی۔ اپنے تئیں عربی اور فارسی زبان میں مہارت حاصل کی۔ خداداد شاعرانہ قابلیت کو بروئے کار لا کر سخن وری کی دنیا میں قدم رکھا اور وہ نام کمایا کہ ہمیشہ کے لیے امر ہو گئے۔

نواب مرزا محمد تقی خاں کے ہاں لکھنؤ میں ملازمت اختیار کی اور غلام ہمدانی مصحفیؔ سے شاعری میں اصلاح لینے لگے۔ اگرچہ حیدر علی آتشؔ کی طبیعت میں شوریدہ سری کا عنصر شامل تھا لیکن فطرتاً درویش صفت اور قناعت پسند انسان تھے۔ امام بخش ناسخؔ سے معاصرانہ چشمک تھی۔

حیدر علی آتشؔ کی شاعری کا کمال یہ ہے کہ اس میں دلی اور لکھنؤ دونوں دبستانوں کا رنگ جھلکتا ہے۔ لکھنؤ کے انحطاط پذیر معاشرے میں رہ کر بھی خود کو پوچ گوئی اور عامیانہ پن سے دُور رکھا۔ آتشؔ اول آخر اُردو غزل کے شاعر ہیں۔ ان کی غزلیات میں تغزل کی خوبی نمایاں ہے۔ آتش بھی اپنے ہم عصر شاعروں کی مانند شاعری کو شاعرانہ صناعی، مرصع کاری اور الفاظ کی نگینہ کا نام دیتے تھے۔ آپ کے کلام میں فقر و غنا، تصوف، دنیا کی بے ثباتی اور درویشانہ مضامین کی جھلک نمایاں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسرت وشادمانی، رجائیت، ضرب الامثال اور محاورات کا برجستہ استعمال بھی آتشؔ کی شاعری کو چار چاند لگانے کا باعث ہیں۔ ''کلیاتِ آتش''، میں حیدر علی آتش کا تمام کلام دست یاب ہے۔

مشق

ا۔ کثیر الانتخابی سوالات کے درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i۔ بدیع کے معانی کیا ہیں؟

الف۔ انوکھا　　ب۔ قدیم　　ج۔ جدید　　د۔ مردہ

ii۔ ابنِ مریم ہُوا کرے کوئی، میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی۔ اس شعر میں کون سی صنعت استعمال ہوئی ہے؟

الف۔ تضاد　　ب۔ تلمیح　　ج۔ تکرار　　د۔ تضمین

iii۔ تضاد، کس زبان کا لفظ ہے۔

الف۔ ترکی　　ب۔ فرانسیسی　　ج۔ عربی　　د۔ فارسی

iv۔ کلام میں ایک لفظ یا الفاظ کو بار بار استعمال کرنا، کون سی صفت ہوتی ہے؟

الف۔ لف ونشر　　ب۔ ترصیع　　ج۔ تجنیس　　د۔ تکرار

۷۔ درج ذیل میں سے کس صنف کا ہر شعر ایک اکائی کی حیثیت رکھتا ہے؟

الف۔ مرثیہ　　ب۔ قصیدہ　　ج۔ غزل　　د۔ شہر آشوب

۲۔ حیدر علی آتش کی یہ غزل پڑھنے کے بعد درج ذیل غزل کا مطالعہ کیجیے اور حیدر علی آتش کے طرزِ تحریر کی شناخت کرنے کی کوشش کریں۔

دہن پر ہیں اُن کے گماں کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے
زمینِ چمن، گُل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے
نہ گورِ سکندر، نہ ہے قبرِ دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے
دِل و دیدۂ اہلِ عالم میں گھر ہے
تمھارے لیے ہیں مکاں کیسے کیسے
غم و غصّہ و رنج و اندوہ و حرماں
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

۳۔ پڑھی گئی غزل کے متن میں سے لیے گئے درج ذیل اشعار کو دُہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار رائے کریں۔

چاروں طرف سے صورتِ جاناں ہو جلوہ گر
دل صاف ہو ترا تو ہے آئینہ خانہ کیا
آتی ہے کس طرح سے مری قبضِ روح کو
دیکھوں تو موت ڈھونڈ رہی ہے بہانہ کیا

۴۔ اٹھارھویں صدی کے نصف سے آگے ہندوستان کے معاشی، اقتصادی حالات زبوں حالی کا شکار ہونا شروع ہو گئے۔ حملہ آوروں نے مغلیہ سلطنت کے دارالحکومت دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رہی سہی کسر بھی پوری کر دی۔ خواجہ حیدر علی آتش کی مانند بے شمار تخلیق کاروں نے گردشِ روزگار سے تنگ آکر دہلی سے لکھنو ہجرت کی۔ اُس زمانے میں لکھنو مالی و اقتصادی آسودگی کی ایک تصویر تھا۔

❖ **آپ نے حیدر علی آتش کی مندرجہ بالا دو غزلیات پڑھی ہیں۔ اپنے استاد محترم کی رہ نمائی اس زمانے کی تاریخ سے واقف ہوتے ہوئے عصری تناظر میں حیدر علی آتش کی شاعری کی اہمیت پر اپنی رائے دیں۔**

۵۔ حیدر علی آتش کی غزل اور تشریح آپ نے پڑھی۔ اُستاد محترم کی طرف سے کرائی گئی تشریح کے اہم نکات لکھنے کی کوشش کریں۔ اس میں موجود خیالات، آرا اور رویوں کا آپس میں تعلق سمجھتے ہوئے باقی طلبہ کے سامنے اپنی رائے پیش کریں۔

۶۔ سکول میں یوم دفاع کے حوالے سے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ آپ ''قانون کا احترام اور پابندی'' کے عنوان پر اس تقریب کے سامعین اور مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھیں۔

۷۔ درست تلفظ کی فہم کے لیے درج ذیل الفاظ پر اعراب کا استعمال کریں۔

دہن   زمین چمن   گور سکندر   دیدہ اہل عالم   کل قدرت

سرگرمی

سکول لائبریری سے ''دیوانِ آتش'' جاری کروائیں اور مطالعے کے بعد پانچ سے دس ایسے اشعار اپنی بیاض میں لکھیں جن میں تلمیحات استعمال کی گئی ہوں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- اس غزل کے اشعار کی تشریح کراتے ہوئے اس کے اہم نکات، خیالات، آرا اور رویوں کو خاص طور پر اپنا موضوع بنائیں۔